www.emarsiya.com

در حالِ حضرت علی اکبر علیہ السلام

بجانِ زہرؑا کو جو اولاد خدا نے بخشی　　　　کوئی ہمشکلِ پیمبرؐ تھا کوئی مثلِ علیؑ
بیٹیاں دی تھیں خدا نے انھیں زہرؑا جیسی　　　　کیں عطا زینبؑ و کلثومؑ سی بہنیں فدوی

ہر طرف طاعتِ معبود مصفّٰے در میں
عید ہر صبح تھی ہر شام تھی شادی گھر میں

عیش و عشرت کی تمنا تھی نہ دولت سے غرض　　　　جاہ و اقبال کو خواہش تھی نہ حشمت سے غرض
زندگی گوشہ نشینی کی عبادت سے غرض　　　　ان سے قدرت کو تھی اور تھی انھیں قدرت سے غرض

چلتے تھے حق کے اصولوں پہ پیمبرؐ کی طرح
کام آتے تھے مصیبت میں یہ حیدرؑ کی طرح

اس بھرے گھر کو لگی جانے کس حاسد کی نظر　　　　پھر نہ یثرب میں ہوا سبطِ پیمبرؐ کا گذر
ساتھ تھے حیدرؑ و زہرؑا کے وہی نورِ نظر　　　　دھوپ میں جن کو نہ ماؤں نے نکالا ہوگا

کربلا آکے وہی ماہِ منور بچھڑے
ماؤں سے بیٹے تو بہنوں سے برادر بچھڑے

لاش قاسمؑ کی جو آئی تو یہ بولی فروا　　　　لال شادی کا تجھے راس نہ آیا جوڑا
موت کو فاطمۂ کبریٰ سے بھی آئی نہ حیا　　　　لیکے بیوہ کو کہاں جائے یہ بیوہ دکھیا

کسی بی بی کی صدا آئی کہ آؤ عباسؑ
لاش خیمے سے بھتیجے کی اٹھاؤ عباسؑ

www.emarsiya.com

گھر میں تھا بیاہ کے لائق علی اکبرؑ سا جواں | وار جاتی تھیں پھوپھی بہنیں فدا ماں قرباں
تذکرہ شادی کا زینبؑ سے کیا کرتی تھی ماں | یہ نہ معلوم تھا کھائیں گے کلیجے پہ سناں
کبھی پھوپھیاں کبھی بہنیں تھیں بلائیں لیتیں
اُن کو شرم آتی یہ شادی کی دعائیں دیتیں

کاش گھر والوں کو دکھلاتا مقدر سہرا | باندھتے بیٹے کے سر سبطِ پیمبرؐ سہرا
چومتے آنکھوں سے عباسؑ دلاور سہرا | کھیلتے ہاتھوں میں لے کر علی اصغرؑ سہرا
چومتیں پھول سے رخساروں کو کلیاں بڑھ کر
لاتیں حورانِ جناں پھول جناں سے چن کر

لوگ تقریب میں شادی کے بلائے جاتے | دھوم ہوتی در و دیوار سجائے جاتے
لا کے مسند پہ دلہن دولھا بٹھائے جاتے | گہنے زہراؑ کے بصد شوق پہنائے جاتے
نور کی روشنی میں شادی کی رسمیں ہوتیں
سر پہ سایہ کئے قرآن کا بہنیں ہوتیں

دیکھتے آکے ہوا ابن شہ قلعہ شکن | شرم سے سر کو جھکائے ہوئے گھونگھٹ میں دلہن
رونمائی میں عطا کرتے وہ زہراؑ کے چلن | پر کو کھولے ہوئے جبرئیلؑ امیں سایہ فگن
بر میں پوشاک جو شاہانی پہنائی جاتی
مانگ کردار سے زہراؑ کے سجائی جاتی

تہنیت عرشِ الٰہی سے ملائک لاتے | گود بھرنے کیلئے میوۂ جنت لاتے
بٹتی خیرات تو مسکین بلائے جاتے | وار کر گوہر و یاقوت لٹائے جاتے
محفلیں سجتیں بہار آتی یہ آباد ہوتے
آج بن بیاہے تھے کل صاحبِ اولاد ہوتے

www.emarsiya.com

شادی قسمت میں نہ لکھی تھی فقط تھا یہ خیال   خون سے ان کے زمیں کرب و بلا کی ہوئی لال
جان کی تشنہ لبی بابا سے پانی کا سوال   آج مجبور تھا کس درجہ یداللہ کا لال
ایڑیاں اکبرؑ مہرو کو رگڑتے دیکھا
باپ نے اپنے جواں بیٹے کو مرتے دیکھا

دیکھ کر سوئے فلک روئے بہت شاہِ زماں   عالمِ نزع میں تھا سامنے فرزند جواں
بولے رو کر علی اکبرؑ سے بصد آہ و فغاں   باپ جیتا رہے مر جائے پسر کھا کے سناں
کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے سنبھالو اکبرؑ
پاس اپنے مجھے یا جلد بلا لو اکبرؑ

سوچو ہوتا ہے جواں بیٹا تو پیری کا عصا   داغ دے کر وہی ہو جائے ضعیفی میں جدا
رن سے اب کون اٹھائے گا جنازہ میرا   کون ماں بہنوں کو غربت میں دلاسہ دیگا
عصر کو جب مری گردن تہہِ خنجر ہوگی
سر کھلے بنتِ علیؑ خیمے سے باہر ہوگی

آئی خیمے میں جو قتلِ علی اکبرؑ کی خبر   بین کرتے تھے حرم سینوں میں ہلتے تھے جگر
اب نہ تھے قاسمِ ذی جاہ نہ زینبؑ کے پسر   نہر پہ سوتے تھے عباسؑ جری خون میں تر
یا علیؑ کہہ کے کلیجے سے لگایا ہوگا
جب جنازہ علی اکبرؑ کا اٹھایا ہوگا

شاہِ دیں خیمے تلک ٹھوکریں کھاتے ہوئے آئے   داغ اولاد کا اللہ کسی کو نہ دکھائے
فکر تھی در پہ کہیں مادرِ دلگیر نہ آئے   کس طرح لاشِ حسینؑ ابنِ علیؑ خیمے میں لائے
کہہ کے یہ گر پڑی ہمشیرۂ نیک خصال
راس آیا نہ مرے لال کو اٹھارہواں سال

www.emarsiya.com

بولی ماں چاند سے بیٹے کی بلائیں لے کر — بدلے سہرے کے چلیں خون کے دھارے سر پر
بننے سے پہلے ہی برباد کیا موت نے گھر — آ کے دنیا میں نہ پھولے نہ پھلے لختِ جگر
خاک پر چین سے اس طرح نہ سوتے بیٹا
جانتے صاحبِ اولاد جو ہوتے بیٹا

کوئی کیسے کرے اس وقت کی حالت تحریر — لاش جب لے کے چلے جانبِ مقتل شبیرؑ
ہائے غربت کہ سہارے کو اٹھی تھی ہمشیر — وقت امداد ہے یا شاہِ نجف کل کے امیر
جس گھڑی دور نگاہوں سے اجالا ہوگا
کس طرح مادرِ اکبرؑ کو سنبھالا ہوگا

آپ پر صدقے دل وجان سے ہمشکل نبیؐ — نامرادی نہ تری بھولیں گے شیعیانِ علیؑ
جب کوئی اپنے جوانوں کی کرے گا شادی — شرکتِ بنتِ علیؑ کے لئے مجلس ہوگی
سر کسی چاہنے والے کے جو سہرا ہوگا
ام لیلیٰ کی تمناؤں کا صدقہ ہوگا

گھر میں بیٹے کی دلہن بیاہ کے جب لائیں گے ہم — حسرتِ زینبِ دلگیر یہ ہوگا ماتم
ہوگا یا فاطمہ صغریٰ ترے ارمانوں کا غم — یاد آئیں گے ہوئے آلِ نبیؐ پر جو ستم
ان کی ناشادی کے صدقے میں سدا شاد رہیں
شادی راس آئے دلہن دولہا یہ آباد رہیں

عمر نوشاہ بہت پائے پئے ابنِ حسنؑ — رہے کبریٰ کے تصدق میں سہاگن یہ دلہن
آپ فرمائیں دعا بنتِ شہِ قلعہ شکن — گل نو کھل اٹھے خوشبو سے مہک جائے چمن
اسی دربار سے فطرس کو ملے بال و پر
ایک ہی مانگا تھا راہب کو ملے سات پسر

www.emarsiya.com

کہو پیروِ دینِ محبّانِ علیؑ شاد ہو جائیں
اب جو بن بیاہے ہیں گھران کے بھی آباد ہو جائیں
لاولد جو ہیں وہ سب صاحبِ اولاد ہو جائیں
مبتلا ہیں جو مصیبت میں وہ آزاد ہو جائیں
ڈوبتی کشتیاں ہوں جن کی کنارا دے دے
بے سہاروں کو تو معبود سہارا دے دے

—

قطعات

یہ کیوں نہیں کہتے کہ پتہ کچھ بھی نہیں ہے
موسم یہ بہاریں یہ ہوا کچھ بھی نہیں ہے
للہ نہ اب کہنے سے روکے مجھے کوئی
غیبت جو نہیں ہے تو خدا کچھ بھی نہیں ہے

—

محشر میں سامنا ہے شہ مشرقین سے
کوثر کنارے فاتح بدر و حنین سے
مجلس میں آئیے مگر اتنا رہے خیال
زہراؑ کہیں کریں نہ شکایت حسینؑ سے

—